Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ عسیٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۵/۳۰ | ۲۵ رجمادی الثانی ۱۳۹۶ھ ۲۴ احسان ۱۳۵۵ھ ۲۴ جون ۱۹۷۶ء | نمبر ۱۴۳

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۴ احسان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :۔

طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنی خاص حفاظت و امان میں رکھے اور اپنی غیر معمولی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ ۲۴ احسان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ :۔

ضعف اور بے چینی کی تکلیف چل رہی ہے

احباب جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو شفا عطا فرمائے اور آپ کے مبارک اور قیمتی وجود کو تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

ربوہ ۔۔۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۲ جون ۱۹۷۶ء کو مسجد مبارک میں نماز مغرب پڑھانے کے بعد عزیز نصیر احمد باجوہ سلمہ، ابن محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ سابق مبلغ انگلستان حال ناظر امور عامہ کا نکاح عزیزہ نزہت سلمہا بنت محترم چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ سابق مبلغ انگلستان و امریکہ کے ساتھ دس ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ پُر معارف خطبہ ارشاد فرمانے اور نکاح کا اعلان فرمانے کے بعد حضور نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے خیر و برکت اور یُمن و سعادت کا موجب بنائے۔ آمین

امرائے کرام اور صدر اصحاب سے گزارش

امرائے کرام و صدر اصحاب سے گزارش ہے کہ ازراہِ کرم ہر دوست کی اصل آمد پر شرح کے مطابق بجٹ جلد تیار کروا کے بھجوا دیا جائے۔ بجٹ زیادہ سے زیادہ ۱۰ اگست تک ضرور بھجوا دیئے جائیں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حقیقی نور حاصل کرنے کی کوشش کر جس کا نام یقین اور معرفتِ تامہ ہے

یہ نور سچی قربانی اور ان دعاؤں سے حاصل ہوتا ہے جو جان کو ہتھیلی پر رکھ کر کی جاتی ہیں

"حق کے طالب کے لئے نہایت ضروری ہے کہ حقیقی ایمان کی تلاش میں لگا رہے اور اپنے تئیں یہ دھوکا نہ دے کہ مَیں مسلمان ہوں اور خدا اور رسولؐ پر ایمان لاتا ہوں، قرآن شریف پڑھتا ہوں، شرک سے بے زار ہوں، نماز کا پابند ہوں اور ناجائز اور بدباتوں سے اجتناب کرتا ہوں کیونکہ مرنے کے بعد کامل نجات اور سچی خوشحالی اور حقیقی سرور کا وہ شخص مالک ہوگا جس نے وہ زندہ اور حقیقی نور اس دنیا میں حاصل کر لیا جو انسان کے منہ کو اس کے تمام قوتوں اور طاقتوں اور ارادوں کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف پھیر دیتا ہے اور جس سے اس سفلی زندگی پر ایک موت طاری ہو کر انسانی رُوح میں ایک سچی تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے۔ وہ زندہ اور حقیقی نور کیا چیز ہے؟ وہی خداداد طاقت ہے جس کا نام یقین اور معرفتِ تامہ ہے، یہ وہی طاقت ہے جو اپنے زور آور ہاتھ سے ایک خوفناک اور تاریک گڑھے سے انسان کو باہر لاتی اور نہایت روشن اور پُرامن فضا میں بٹھا دیتی ہے اور قبل اس کے جو یہ روشنی حاصل ہو تمام اعمالِ صالحہ رسم اور عادت کے رنگ میں ہوتے ہیں اور اسی صورت میں ادنیٰ ادنیٰ ابتلاؤں کے وقت انسان ٹھوکر کھا سکتا ہے بجز اس مرتبۂ یقین کے خدا سے معاملہ صافی کسی کا ہو سکتا ہے؟ جس کو یقین دیا گیا ہے وہ پانی کی طرح خدا کی طرف بہتا ہے اور ہوا کی طرح اس کی طرف جاتا ہے اور آگ کی طرح غیر کو جلا دیتا ہے اور مصائب میں زمین کی طرح ثابت قدمی دکھلاتا ہے۔ خدا کی معرفت دیوانہ بنا دیتی ہے مگر لوگوں کی نظر میں دیوانہ اور خدا کی نظر میں عقل مند اور فرزانہ۔ یہ شربت کیا ہی شیریں ہے کہ حلق سے اُترتے ہی تمام بدن کو شیریں کر دیتا ہے اور یہ دُودھ کیا ہی لذیذ ہے کہ ایک دم میں تمام نعمتوں سے فارغ اور لاپروا کر دیتا ہے۔ مگر ان دعاؤں سے حاصل ہوتا ہے جو جان کو ہتھیلی پر رکھ کر کی جاتی ہیں اور کسی دوسرے کے خون سے نہیں بلکہ اپنی سچی قربانی سے حاصل ہوتا ہے۔ کیسا مشکل کام ہے۔ آہ! صد آہ!"

(ایام الصلح صفحہ ۱۴ تا ۱۶)

پبلشر:۔ مسعود احمد ؛ پرنٹر:۔ سید عبدالحی ؛ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ؛ مقامِ اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۴ احسان ۱۳۵۵ھش
۲۴ جون ۱۹۷۶ء

مخالفت کے دوران مامورینِ الٰہی کا مخصوص طرزِ عمل

اللہ تعالیٰ اپنے ماموروں کو لوگوں کی اصلاح اور غلبۂ حق کی غرض سے مبعوث فرماتا ہے۔ اس لحاظ سے انہیں ایک نہایت ہی مشکل اور کٹھن کام سرانجام دینا ہوتا ہے۔ ان کی تمام تر توجہ ہمہ وقت یہ مشکل اور کٹھن کام سرانجام دینے پر مرکوز رہتی ہے اور وہ اپنی پوری طاقت اور استعداد اس کی انجام دہی میں صرف کر ڈالتے ہیں۔ برخلاف اس کے دُنیا والے انہیں اس کام سے غافل کرنا چاہتے ہیں اسی لئے وہ ان کی مخالفت کرتے ہیں اور ان کے خلاف ایک شورِ قیامت برپا کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے۔ لیکن مامورینِ الٰہی اس مخالفت کی قطعاً کوئی پرواہ نہیں کرتے اور اس شورِ قیامت کو ذرا بھی خاطر میں نہیں لاتے۔ بلکہ کمال استقامت کا مظاہرہ کرتے ہوئے پورے استقلال کے ساتھ اُس کام کو سرانجام دینے میں مصروف رہتے ہیں جو اُن کے سپرد ہوتا ہے۔

اس کام کی انجام دہی کے دوران انہیں جو تکالیف اور اذیتیں پہنچائی جاتی ہیں انہیں وہ صبر سے برداشت کرتے ہوئے دُکھ دینے والوں کے معاملہ کو خدا پر چھوڑ دیتے ہیں اور اپنا مفوضہ کام انجام دینے میں مصروف رہتے ہیں۔ وہ اپنا کام کئے جاتے ہیں اور اُدھر خدا تعالیٰ مخالفوں اور معاندوں کو مقررہ عرصہ تک ڈھیل دینے کے بعد اُن سے خود نمٹتا ہے۔ ایسا وہ اس لئے کرتے ہیں کیونکہ انہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے حکم ہی یہ ہوتا ہے کہ وہ مخالفوں اور ان کی مخالفتوں سے کوئی سروکار نہ رکھیں بلکہ جو کام ان کے سپرد ہے اسے کماحقہٗ انجام دینے میں ہی منہمک رہیں۔ چنانچہ عین اُس زمانہ میں جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف اہلِ مکہ نے ایک شورِ قیامت برپا کر رکھا تھا اور دُکھ دینے اور اذیتیں پہنچانے کا کوئی طریقہ ایسا نہ تھا جسے وہ آپؐ کے خلاف نہ آزما رہے تھے اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو مخاطب کر کے فرمایا:

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا ۝ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا ۝ وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيلًا ۝ وَذَرْنِي وَالْمُكَذِّبِينَ أُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيلًا ۝ (المزمل آیات ۹ تا ۱۲)

ترجمہ:- اور چاہیئے کہ تُو اپنے ربّ کی صفات کو یاد کیا کر اور اُسی سے دل لگائے رکھ وہ مشرق کا بھی ربّ ہے اور مغرب کا بھی رب ہے۔ اُس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ پس اُسی کو اپنا کارساز بنا۔ اور جو کچھ یہ لوگ (یعنی تیرے مخالف) کہتے ہیں اُس پر صبر کر اور شریفانہ طور پر ان سے الگ ہو جا اور نعمت والے (یعنی طاقتور اور مالدار) منکروں کو اور مجھ کو اکیلا چھوڑ دے اور تو ان کو کچھ ڈھیل دے (یعنی مخالفت کو جس حد تک پہنچانا چاہتے ہیں انہیں پہنچانے دے کیونکہ اُن سے میں آپ نمٹ لوں گا۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کے اس حکم کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کی زیرِ ہدایت آپؐ کے مٹھی بھر اور کمزور صحابہ کرامؓ طاقتور مخالفوں کی گالیوں، استہزاؤں اور قسم ہا قسم کے مظالم کو صبر سے برداشت کرتے رہے نہ گالیوں کا جواب گالیوں سے دیا، نہ استہزاء کے مقابل پر استہزاء سے کام لیا اور نہ ظلم کا بدلہ ظلم سے لینے کا ارادہ ظاہر کیا۔ وہ اس امر سے یکسر بے نیاز ہو کر کہ خود اُن پر کیا بیت رہی ہے توحید باری تعالیٰ کا اعلان کرنے میں ہمہ تن مصروف رہے اور اس فریضہ کی ادائیگی میں کوئی کمی نہیں آنے دی۔ آخر خدا تعالیٰ نے اپنا وعدہ پورا کر دکھایا اور اسلام پورے عرب میں غالب آئے بغیر نہ رہا۔ یہ ثمرہ تھا خدائی حکم کے مطابق مخالفتوں کی پرواہ کئے بغیر اعلاء کلمۂ اسلام سے غفلت نہ برتنے کا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس آخری زمانہ میں احیاءِ غلبۂ اسلام کی غرض سے مبعوث فرمایا ہے ہمیں بھی یہی نصیحت فرمائی ہے کہ ہم یہ پرواہ نہ کریں کہ ہمیں دنیا کیا کہتی اور کیا سمجھتی ہے بلکہ اس سے یکسر بے نیاز ہو کر غلبۂ اسلام کے کام میں ہمہ تن مصروف رہیں۔ مثال کے طور پر آپؑ نے ۲۷ دسمبر ۱۹۰۱ء کو جلسہ سالانہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا:-

"اب خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ اسلام کا نور ظاہر ہو اور دُنیا کو معلوم ہو جاوے کہ سچا اور کامل مذہب جو انسان کی نجات کا متکفل ہے وہ صرف اسلام ہی ہے اسی لئے خدا تعالیٰ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا:-

بخرام کہ وقتِ تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منارِ بلند تر محکم افتاد

لیکن ان ناعاقبت اندیش نادان دوستوں نے خدا تعالیٰ کے اس سلسلہ کی قدر نہیں کی بلکہ یہ کوشش کہ یہ نور نہ چمکے۔ یہ اس کو چھپانے کی کوشش کرتے ہیں مگر وہ یاد رکھیں کہ خدا تعالیٰ وعدہ کر چکا ہے۔ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُورِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ ۝

یہ مجھے گالیاں دیتے ہیں لیکن میں ان کی گالیوں کی پرواہ نہیں کرتا اور نہ ان پر افسوس کرتا ہوں کیونکہ وہ اس مقابلہ سے عاجز آ گئے ہیں اور اپنی عاجزی اور فرومائیگی کو بجز اسکے نہیں چھپا سکتے کہ گالیاں دیں، کفر کے فتوے لگائیں، جھوٹے مقدمات بنائیں اور قسم قسم کے افتراء اور بہتان لگائیں۔ وہ اپنی ساری طاقتوں کو کام میں لا کر میرا مقابلہ کر لیں اور دیکھ لیں کہ آخری فیصلہ کس کے حق میں ہوتا ہے۔ میں ان کی گالیوں کی اگر پرواہ کروں تو وہ اصل کام جو خدا تعالیٰ نے مجھے سپرد کیا ہے رہ جاتا ہے۔ اس لئے جہاں میں ان کی گالیوں کی پرواہ نہیں کرتا میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ ان کو مناسب ہے کہ ان کی گالیاں سُن کر برداشت کریں اور ہرگز ہرگز گالی کا جواب گالی سے نہ دیں کیونکہ اس طرح پر برکت جاتی رہتی ہے۔ وہ صبر اور برداشت کا نمونہ ظاہر کریں اور اپنے اخلاق دکھلائیں۔

یقیناً یاد رکھو کہ عقل اور جوش میں خطرناک دشمنی ہے۔ جب جوش اور غصہ آتا ہے تو عقل قائم نہیں رہ سکتی لیکن جو صبر کرتا ہے اور بردباری کا نمونہ دکھاتا ہے، اُس کو ایک نور دیا جاتا ہے جس سے اُس کی عقل و فکر کی قوتوں میں ایک نئی روشنی پیدا ہو جاتی ہے اور پھر نور سے نور پیدا ہوتا ہے۔ غصہ اور جوش کی حالت میں چونکہ دل و دماغ تاریک ہوتے ہیں اس لئے پھر تاریکی سے تاریکی پیدا ہوتی ہے۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۷۹، ۱۸۰)

جھک جھک گئی ہے شاخِ ثمردار دیکھنا

حُسنِ نظر نہ شوخیٔ گفتار دیکھنا
ہے چشمِ وا تو خوبیٔ کردار دیکھنا

سر خم ہے انکسار سے ہر اہلِ خیر کا
جھک جھک گئی ہے شاخِ ثمردار دیکھنا

ہر دم ہو اپنے گوہرِ مقصود پر نگاہ
چاروں طرف سے آنکھ کا بیکار دیکھنا

فطرت ستم ظریف ہے ہر سر بلند کی
قسمت میں کر دیا رسن و دار دیکھنا

صحرا میں اہلِ بیتِ نبیؐ ہیں برہنہ سر
شبیرؑ کے گلے پہ ہے تلوار دیکھنا

میرے گنہ پہ شیخ کو کیا کیا ہیں پیچ و تاب
طوقِ گلو ریاء کی یہ زنار دیکھنا

میری طرف پھرے گی کبھی چشمِ التفات
کام آ ہی جائے گا مرا ہر بار دیکھنا

باقی تنِ نصیر میں جاں ہے کہ یا نہیں
برچھی لگا کے اے نگہِ یار دیکھنا

(نصیر احمد خاں۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الاحکام تحت انوار القرآن

آداب المعاشرہ

محترم ملک سیف الرحمان صاحب فاضل ربوہ

(۲)

تربیت اولاد

شادی کا ایک مقصد بقائے نسل ہے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے ہدایت فرمائی کہ اچھے جوڑے اور پھر نیک اور ماں باپ کی مسرتوں کو دوبالا کرنے والی اولاد کے لئے دعائیں کی جائیں چنانچہ اس ہدایت کی تعمیل کرنے والوں کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا:۔

اَلَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا
هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا
وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ
وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ
اِمَامًا۔ (فرقان ۷۵)

یعنی صحیح سچے اور قابل تعریف ایمان والے وہ لوگ ہیں جو یہ دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب تو ہمیں ایسی بیوی اور ایسی اولاد دے جو ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک ہو اور تو ہمیں متقی نیک سیرت لوگوں کا امام و پیشوا بنا۔ نیز اس دعا کی تعلیم دی۔ رَبِّ هَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّیَّةً طَیِّبَةً اِنَّكَ سَمِیْعُ الدُّعَآءِ۔

(آل عمران ۳۹)

اے میرے رب تو مجھے بھی اپنی جناب سے پاک اولاد بخش تو یقیناً دعاؤں کو بہت قبول کرنے والا ہے۔

جب اللہ تعالےٰ کسی کو اولاد کی نعمت سے نوازے تو وہ اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کرے [1]

مبارک بیوی اپنی اولاد کی ضروریات کا خیال رکھیں . . . . . .

. . . . . ان کی اچھی تربیت کا اہتمام کریں۔ انہیں اعلیٰ تعلیم دلوائیں۔ ان فرائض میں کوتاہی کو اسلام نے قتل اولاد کے مترادف قرار دیا ہے۔ چنانچہ فرمایا:۔

قَدْ خَسِرَ الَّذِیْنَ قَتَلُوْٓا
اَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَیْرِ
عِلْمٍ وَّحَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ
اللّٰهُ افْتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ
قَدْ ضَلُّوْا وَمَا كَانُوْا
مُهْتَدِیْنَ۔

(الانعام ۱۴۱)

وہ لوگ سخت گھاٹے میں رہے جنہوں نے احمقانہ طرز عمل اختیار کر کے اپنی اولاد کو برباد اور قتل کر دیا اور اللہ تعالےٰ نے جو نعمت ان کو دی تھی اس سے اپنے آپ کو محروم کر لیا انہوں نے اللہ تعالےٰ پر افترا باندھا صحیح راہ سے بھٹک گئے اور راہ ہدایت نہ پا سکے

بعض لوگ لڑکی کے پیدا ہونے پر ناک منہ چڑھاتے ہیں اسے برا مناتے ہیں ایسے جہال کے لوگوں کی مذمت اس نے فرمایا:۔

اِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ
بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ
مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِیْمٌ
یَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ
مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ
اَیُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ
اَمْ یَدُسُّهٗ فِی التُّرَابِ
(نحل ۵۹-۶۰)

یہ ایسے ناشکرے لوگ ہیں کہ جب ان میں سے کسی کو لڑکی پیدا ہونے کی خبر دی جائے تو اس کا چہرہ مارے شرم کے سیاہ ہو جاتا ہے اور دل ہی دل میں کڑھنے لگ جاتا ہے اور عار کی وجہ سے لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے اور سوچنے لگتا ہے کہ یہ ذلت جو مجھے پڑی ہے اسے برداشت کرے اور لڑکی کو زندہ رکھے یا اسے مٹی میں گاڑ کر ہلاک کر دے۔

اس کے برعکس جو لوگ لڑکی کی پیدائش پر برا نہیں مناتے بلکہ خدا کی اس نعمت کی قدر کرتے ہوئے اس کی بہترین پرورش کرتے ہیں اور بیٹے کو کسی طور اس پر ترجیح نہیں دیتے اور سب اولاد سے مساوی سلوک کرتے ہیں ان کے لئے بہتر اجر کا وعدہ فرمایا۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

مَنْ كَانَتْ لَهٗ اُنْثٰى
فَلَمْ یَئِدْهَا وَلَمْ یُهِنْهَا
وَلَمْ یُؤْثِرْ وَلَدَهٗ عَلَیْهَا
اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ
(ابوداؤد ۳۲۴/۲)

(باب فضل من عال یتیماً)

یعنی جس کو اللہ تعالےٰ نے لڑکی دی اس نے نہ تو اسے شرم کے مارے زندہ درگور کیا اور اس کی تذلیل کی اور نہ بیٹے کو اس پر ترجیح دی اللہ تعالےٰ اسے جنت میں داخل کرے گا اور اس کے ساتھ اسے کامیاب اور اس کی زندگی اسے عطا ہوگی۔

ماں باپ

جو لوگ اپنی اولاد کی اچھی تربیت کرتے ہیں وہ اسی جہان میں اس نیکی کا بدلہ پا لیتے ہیں۔ مؤدب فرمانبردار اور خدمت گذار اولاد ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہوتی ہے وہ خود بھی خدا کے فضلوں کے وارث ہوتے ہیں اور اپنی اولاد کو بھی اس نعمت کے حصول کے قابل بناتے ہیں۔ والدین سے نیک سلوک کرنا۔ ان کی خدمت کرنا۔ ان کو خوش رکھنا سعادتمند اولاد کی خوش قسمتی اور نیک بختی ہے۔ اللہ تعالےٰ اس سعادت کے حصول کی ترغیب دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ
بِوَالِدَیْهِ اِحْسَانًا۔
حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا
وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا وَحَمْلُهٗ
وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا
حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ
وَبَلَغَ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً
قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ
اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْٓ
اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰى وَالِدَیَّ
وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا
تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِیْ
فِیْ ذُرِّیَّتِیْ اِنِّیْ تُبْتُ
اِلَیْكَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ

الاحقاف ۱۶

ترجمہ:۔ اور ہم نے انسان کو اپنے والدین سے احسان کی تعلیم دی تھی کیونکہ اس کی ماں نے اس کو تکلیف کے ساتھ پیٹ میں اٹھایا تھا اور پھر تکلیف کے ساتھ اس کو جنا تھا اور اس کے اٹھانے اور اس کے دودھ چھڑانے پر تیس مہینے لگے تھے پھر جب یہ انسان اپنی کامل جوانی یعنی چالیس سال کو پہنچ گیا تو اس نے کہا اے میرے رب مجھے اس بات کی توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکریہ ادا کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کی ہے اور اس بات کی بھی توفیق دے کہ میں ایسے اچھے اعمال کروں جن کو تو پسند کرے اور میری اولاد میں بھی نیکی کی بنیاد قائم کر۔ میں تیری طرف جھکتا ہوں اور میں تیرے فرمانبردار بندوں میں سے ہوں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے والدین کی خدمت اور ان کو خوش رکھنے کے بارہ میں فرمایا

رِضَى الرَّبِّ فِیْ رِضَى الْوَالِدِ
وَسَخَطُ الرَّبِّ فِیْ سَخَطِ
الْوَالِدِ۔

ترمذی البر والصلۃ مشکوٰۃ ۴۱۹/۱۲

باب الفضل فی رضا الوالدین ۳/۲

یعنی اللہ تعالےٰ کی خوشنودی باپ کی خوشنودی سے وابستہ ہے اور اللہ تعالےٰ کی ناراضگی

---

[1] الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَهَبَ لِیْ عَلَى الْكِبَرِ اِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ اِنَّ رَبِّیْ لَسَمِیْعُ الدُّعَآءِ (ابراہیم ۴۰)

ہر تعریف کا اللہ ہی مستحق ہے جس نے بڑھاپے کے باوجود مجھے دو بیٹے اسمٰعیل اور اسحاق عطا کئے ہیں۔ میرا رب یقیناً ہی دعائیں سننے والا ہے۔

[1] حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ وَالْوَالِدُ لِوَلَدِهٖ مِنْ نَّحْلٍ اَفْضَلُ مِنْ اَدَبٍ حَسَنٍ (مشکوٰۃ ۴۲۳ باب باب الشفقۃ والرحمۃ علی الخلق۔ ترمذی۔ کتاب البر والصلۃ باب ادب الولد ۱۲/۲ (مشکوٰۃ ۴۱۳/۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

باپ کی نارضگی کا نتیجہ ہوتی ہے ایک اور موقع پر فرمایا:۔

رَغِمَ اَنْفُهٗ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُهٗ قِيْلَ مَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ وَالِدَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ اَحَدَهُمَا اَوْ كِلَيْهِمَا ثُمَّ لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ

(کتاب البر والصلۃ باب رغم انفہ ثم رغم انفہ ۲/۱۷۳ مصری مشکوٰۃ ۴۱۸)

خاک آلود ہو اس کی ناک اور اسے سخت نصیب نہ ہو صحابہؓ نے عرض کیا یہ بدقسمت کون ہے؟

آپ نے فرمایا جس نے اپنے بوڑھے والدین ایک کو یا دونوں کو پایا اور پھر ان کی خدمت کر کے جنت میں داخل نہ ہو سکا۔

ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا مَا حَقُّ الْوَالِدَيْنِ عَلٰى وَلَدِهِمَا قَالَ هُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ (ابن ماجہ ۲۶۰ مشکوٰۃ ۴۲۱)

ابواب الادب باب بر الوالدین

یعنی والدین کا اپنی اولاد پر کیا حق ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا وہ تیری جنت اور تیری دوزخ ہیں یعنی تو ان کو راضی کر کے جنت حاصل کر سکتا ہے اور ان کو ناراض کر کے دوزخ کا مستحق بن سکتا ہے۔

بھائی بہن اور دوسرے رشتہ دار

بھائیوں اور بہنوں اور دوسرے رشتہ داروں میں باہمی الفت و محبت معاشرتی زندگی کا اہم تقاضہ ہے معاشرہ کا یہی وہ قریبی عنصر ہے جس سے باہمی تعاون اور تناصر کی دنیا بستی ہے اور ایک دوسرے کے دکھ سکھ میں شرکت کے فطرتی جذبات ترکیب پاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اسی اخوت اور قرابت داری کے حقوق ادا کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:۔

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى

(النحل ۹۱)

اللہ تعالیٰ تم کو عدل و احسان اور حقوق رشتہ داری ادا کرنے کا حکم دیتا ہے ایک اور جگہ فرمایا اٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ (بنی اسرائیل ۲۷) کہ قریبی رشتہ دار کا حق ادا کر

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ

(بخاری کتاب الایمان باب من الایمان ان یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ ۶ مسلم مشکوٰۃ ۴۲۲)

یعنی جب تک تم ایسے نہ بنو کہ اپنے بھائی کے لئے وہی پسند کرو جو اپنے لئے کرتے ہو اس وقت تک تم سچے مومن کہلانے کے اہل نہیں ہو سکتے۔

ایک اور موقع پر فرمایا:۔

مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يُّبْسَطَ لَهٗ فِيْ رِزْقِهٖ وَاَنْ يُّنْسَاَ لَهٗ فِيْ اَثَرِهٖ فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ

بخاری کتاب الادب ۲/۳۵ مصری مشکوٰۃ ۴۱۳ مسلم البر والصلۃ صلۃ الرحم الخ ۲/۱۷۶ مصری

یعنی اگر کوئی چاہتا ہے کہ اس کا رزق وسیع ہو مسرتوں بھری لمبی عمر کی صحت اسے ملے اور ہمیشہ یاد میں رہے تو وہ صلہ رحمی کی عادت اختیار کرے۔ یعنی اپنے رشتہ داروں سے حسن سلوک کرے اور ان سے بنا کر رکھے۔

جو لوگ قرابتداری کی اہمیت کو نہیں سمجھتے اور صلہ رحمی کا پاس نہیں کرتے ان کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا:۔

فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ

کیا تم راہِ امن سے پیٹھ موڑ کر زمین میں آمادہ فساد ہونا چاہتے ہو اور رحمی تعلقات کو کاٹنے کے درپے ہو۔ گویا قریبی رشتوں کو کاٹنا اور فساد کی بنیاد رکھنا دونوں لازم و ملزوم ہیں۔

ایک جگہ فرمایا:۔

وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ (بقرہ ۲۸)

اللہ تعالیٰ نے جس کے ملانے اور جوڑ رکھنے کا حکم دیا ہے اُسے کاٹتے ہیں اور زمین میں فساد کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اَلرَّحِمُ شِجْنَةٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ قَالَ اللّٰهُ مَنْ وَّصَلَكِ وَصَلْتُهٗ وَمَنْ قَطَعَكِ قَطَعْتُهٗ

بخاری کتاب الادب باب اثم القاطع ۲/۳۵ مطبوعہ مصر

یعنی رحم "رحمٰن" سے تعلق رکھتا ہے اللہ تعالیٰ نے اسے مخاطب کر کے فرمایا جس نے تجھ سے ملاپ رکھا میں اس سے ملا رہا جس نے تجھ سے تعلق توڑا میں بھی اُسے کاٹ دونگا اُس سے تعلق توڑ لونگا۔ ایک اور حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قطع رحمی اور تعلق و رشتہ داری کا لحاظ نہ کرنا ان جرائم میں سے ہے جن کی سزا انسان کو بسا اوقات اسی دنیا میں مل جاتی ہے

قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَنَا اللّٰهُ وَاَنَا الرَّحْمٰنُ خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَهَا مِنْ اِسْمِيْ فَمَنْ وَّصَلَهَا وَصَلْتُهٗ وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَتُّهٗ۔

(ترمذی البر والصلۃ باب قطیعۃ الرحم ۲/۱۳)

عمومی تعلقات

گرد و پیش سے اچھے تعلقات رکھنا۔ اچھے سلوک کا جواب بہتر سے بہتر رنگ میں دینا۔ تمدنی اور معاشرتی زندگی کو خوشگوار بنا دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا۔ (نساء ۸۷)

جب تمہیں حسن تعلق کے اظہار کے طور پر کوئی تحفہ دیا جائے تو تم اس کے جواب میں زیادہ بہتر تحفہ دینے کی کوشش کرو یا کم از کم حسب موقع ایسا ہی پیش کرو۔ کوئی سلام کرے تو بہتر رنگ میں سلام کا جواب دو اظہار محبت کیلئے کوئی چیز پیش کرے تو تم بھی اس کے بدلہ کے لئے کوشش کرو غرض باہمی تعلقات کے فروغ کا یہ ایک ایسا اصول ہے جسے اپنا کر دنیائے معاشرہ کو حسین سے حسین تر بنایا جا سکتا ہے۔ نیز دوسرے کا بھلا چاہنا بھی معاشرتی زندگی کو جنت بنا دیتا ہے کسی کے دکھ اور مصیبت کے انتظار میں یہ سوچتے رہنا کہ فلاں پر کب کوئی کڑا وقت آتا ہے کہ میری دلچسپی کا سامان ہو۔ کوئی دلچسپ خبر ملے خبث باطن اور نفاق کی دلیل ہے جس سے دلوں میں نفاق اور ایک دوسرے سے نفرت پیدا ہوتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں ایک طرف یہ فرمایا:۔

اِنَّ الدِّيْنَ النَّصِيْحَةُ

اِنَّ الدِّيْنَ النَّصِيْحَةُ

اِنَّ الدِّيْنَ النَّصِيْحَةُ

قَالُوْا لِمَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهٖ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ

(ابوداؤد کتاب الادب ۲/۳۲۰)

گویا دین سراسر خیر خواہی اور بھلائی کا نام ہے۔ اور یہ چاہتا ہے کہ ہر قوم خوش رہے۔ مسرتوں بھری زندگی بسر کرے مصائب و آلام سے بچی رہے۔ خدا کی رضوان کا بول بالا ہو۔ اس کے رسول کا مشن کامیاب ہو۔ مسلمان دین و دنیا کے برکات کے حامل ہوں۔ غرض ساری دنیا ایک بین الاقوامی مجلس معاشرہ کی لڑی میں پروئی جائے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دوسروں کو دکھ دینے والے کے برے انجام کی مثال دیتے ہوئے فرمایا:۔

اَتَدْرُوْنَ مَنِ الْمُفْلِسُ قَالُوا الْمُفْلِسُ فِيْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ لَّا دِرْهَمَ لَهٗ وَلَا مَتَاعَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُفْلِسُ مِنْ اُمَّتِيْ مَنْ يَّاْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِصَلَاةٍ وَّصِيَامٍ وَّزَكٰوةٍ وَيَاْتِيْ قَدْ شَتَمَ هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا وَاَكَلَ مَالَ هٰذَا وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا فَيُعْطٰى هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ فَاِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهٗ قَبْلَ اَنْ يُّقْضٰى مَا عَلَيْهِ مِنَ الْخَطَايَا اُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ

(ترمذی ابواب صفۃ القیامۃ ۲/۷۱)

یعنی اے میرے صحابہ کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم تو مفلس اسے کہتے ہیں جس کے پاس نہ کوئی پیسہ ہو اور نہ گذارہ کے لئے کوئی سامان آپ نے فرمایا میری امت میں مفلس وہ ہے جس نے نمازیں بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پڑھیں، روزے بھی رکھے، زکوٰۃ بھی ادا کی لیکن اپنی بد اخلاقی اور متکبرانہ انداز کی وجہ سے غصہ میں آ کر کسی کو گالی دی، کسی پر بہتان باندھا، کسی کا ناجائز مال کھایا، کسی کا خون بہایا اور مار دھاڑ کی۔ یہ شخص جب قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہوگا تو اُس سے ان زیادتیوں کا بدلہ لیا جائے گا۔ جن لوگوں پر اس نے ظلم ڈھائے ہوں گے بدلہ کے طور پر ان میں اس کی سب نیکیاں بانٹ دی جائیں گی اور جب اس کی نیکیاں ختم ہو جائیں گی اور ابھی ظلم کا بدلہ باقی ہوگا تو مظلوموں کی کمزوریاں اس کے کھاتہ میں ڈال دی جائیں گی اور اس طرح وہ ان گناہوں کی پاداش میں دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔

اجتماعی زندگی کے آداب میں سے ایک ادب یہ بھی ہے کہ کوئی بات بلا تحقیق نہ کہے، دوسرے کو شکوہ کا موقع نہ دے، بدگمانی نہ کرے، اپنوں کی جاسوسی نہ کرے۔ حسد، بہتان، غیبت اور چغلی سے بچے۔ ان ہدایات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

لَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۭ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰۗىِٕكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـــُٔوْلًا

(بنی اسرائیل: ۳۷)

جس بات کا پورا علم نہ ہو بلا تحقیق اس کا پیچھا نہ کر کیونکہ کان، آنکھ اور دل ہر ایک کی باز پرس ہوگی کہ یہ اعضاء و حواس اسی لئے عطا ہوئے ہیں کہ ہر بات کی تحقیق کر سکو اور بلا تحقیق کوئی بات نہ کہو۔

ایک اور موقع پر فرمایا:۔

لَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا۔

(حجرات: ۱۳)

یعنی دوسروں کی کمزوریاں معلوم کرنے کے لئے تاکہ اس کی رسوائی ہو جاسوسی کا طریق اختیار نہ کرو۔ ایک دوسرے کی غیبت سے بچو۔

دوسروں کی بُرائی بیان کرنے کی عادت کی عادت کی مذمت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يَّتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ مَغْرَمًا وَّيَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَاۗىِٕرَ ۭ عَلَيْهِمْ دَاۗىِٕرَةُ السَّوْءِ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝

(توبہ: ۹۸)

اور دیہاتیوں اور جنگل کے رہنے والوں میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو خدا کی راہ میں کچھ خرچ کرنے کو ایک چٹی سمجھتے ہیں اور تمہارے لئے آسمانی گردشوں کی انتظار میں رہتے ہیں سنو! بُری گردش اُنہی پر آئے گی اور اللہ خوب سننے والا اور جاننے والا ہے۔

مدارج اور مراتب کا خیال رکھنا بھی معاشرتی زندگی کا ایک اہم حصہ ہے۔ بڑا خواہ عمر کے لحاظ سے بڑا ہو یا مرتبہ کے لحاظ سے۔ چھوٹوں اور کمزوروں کو شفقت کی نظر سے دیکھے، محبت اور پیار سے پیش آئے اور چھوٹوں کا فرض ہے کہ وہ بڑوں کا ادب کریں، ان سے دلی احترام کے ساتھ پیش آئیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

مَنْ لَّمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا فَلَيْسَ مِنَّا۔

(ترمذی ابواب البر والصلۃ ص۱۴)

اعلان دار القضاء

مکرم قاضی غلام نبی صاحب محلہ دار الیمن غربی نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ بیوہ قاضی محمد رمضان صاحب وفات پا گئی ہیں۔ مرحومہ کی ذاتی امانت صدر انجمن احمدیہ کھاتہ ۲۲۲-۱۶۰۶/۷۷ میں اس وقت مبلغ ۳/۳۰۰ روپے موجود ہیں۔ اسی طرح مبلغ -/۲۰ روپے نقد اور دو عدد طلائی ڈنڈیاں جن کی قیمت مبلغ -/۲۵۰ روپے ہے مرحومہ کا ترکہ ہیں۔ چونکہ مرحومہ موصیہ تھیں لہذا مندرجہ بالا ترکہ میں سے مرحومہ کا حصہ جائیداد وضع کرنے کے بعد باقی رقم مریم بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری محمد حنیف صاحب محلہ دار الیمن غربی کو ادا کرنے کا فیصلہ صادر فرماویں دیگر وارثانِ مرحومہ کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔ (ناظم دار القضاء ربوہ)

زعماء مجالس انصار اللہ توجہ فرمائیں!

جو مجالس اپنا بجٹ سالِ رواں ۳۰ جون ۱۹۷۶ء تک سو فیصد پورا کر دیں گی ان کے اسماء دعائیہ فہرست میں بغرض دعا شائع کئے جائیں گے۔ دیہاتی مجالس اس طرف خصوصی توجہ فرمائیں۔ (قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

مجالس انصار اللہ صف دوم کے اراکین کے کوائف بھجوائیں

جملہ مجالس انصار اللہ مقامی کی خدمت میں گزارش ہے کہ صف دوم کے انصار کے مندرجہ ذیل کوائف جلد از جلد خاکسار کو بھجوا کر ممنون فرمائیں:۔

۱۔ نام ۲۔ پیشہ ۳۔ پتہ
۴۔ سن پیدائش ۵۔ سائیکل چلانا جانتے ہیں یا نہیں
۶۔ رکن کے پاس اپنا بائیسکل ہے یا نہیں۔

(نائب صدر صف دوم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

محترم میاں اللہ بخش صاحب نیشنل جماعت بھاڑا ضلع سرگودھا وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

محترم میاں اللہ بخش صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بھاڑا ضلع سرگودھا مورخہ ۱۲ جون ۱۹۷۶ء ۴ بجے شام وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم چند دن پہلے سے بیمار تھے۔ ۱۲ جون کو دل کا حملہ ہوا جو جان لیوا ثابت ہوا۔ آپ کا جنازہ ربوہ لایا گیا اور ۱۴ جون بعد نماز فجر محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت نے پڑھایا۔ وفات کے وقت آپ کی عمر ۶۵ برس تھی۔ آپ اپنی جماعت میں کئی دفعہ پریذیڈنٹ مقرر ہوئے اور بطور سیکرٹری مال خدمات سرانجام دیں۔ آپ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے فدائی تھے اور سلسلہ کے لئے بہت غیرت رکھتے تھے۔ غلبۂ اسلام کے وقت کو یاد کر کے اکثر پُرنم ہو جایا کرتے تھے کہ خدا تعالیٰ انکی زندگی میں وہ وقت دکھا دے۔ مشکل حالات کا مقابلہ نہایت ہمت اور صبر سے کرنے والے تھے۔ آپ تدریس کے پیشہ سے تعلق رکھتے تھے اور مڈل سکول کے ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر تھے۔ آپ کے پسماندگان میں اکلوتی بیٹی اور اہلیہ ہیں۔

احباب کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(اللہ بخش شاہد دار الصدر شرقی۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ ۱۴ جون کو خاکسار کے والد محترم مکرم چوہدری غلام غوث صاحب بھٹی کے کولہے کی ہڈی گرنے کی وجہ سے ٹوٹ گئی ہے۔ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں آپریشن کر کے ہڈی جوڑ دی گئی ہے۔ گو تکلیف میں کچھ افاقہ ہے تاہم کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت سے ان کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خالد محمود بھٹی مینیجر ریجنل ایمپلائمنٹ ایکسچینج لائل پور)

۲۔ خاکسار کے والد مکرم حسن دین صاحب پانچ چھ دن سے سخت بخار اور پیچش میں مبتلا ہیں ان کی صحت یابی کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(ممتاز احمد قائد مجلس خلیل آباد کوٹلی۔ آزاد کشمیر)

۳۔ میرے چچا جان محترم محمد حسین صاحب تشنہ کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا کریں۔

(انور حسن۔ دار الرحمت وسطی۔ ربوہ)

قائدین کرام مرکزی امتحانات خدام و اطفال کے حل شدہ پرچے جلد ارسال کریں۔ (مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا اہم ارشاد

جماعت احمدیہ کے ۸۱ ویں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کا اعلان فرمایا۔ اس موقعہ پر حضور نے اپنے افتتاحی خطاب میں فرمایا:۔

"اللہ تعالیٰ نے آسمانوں پر یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ اسلام کی آخری جنگ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم روحانی فرزند کے ذریعہ جیتی جائے گی۔ آخری فتح اسلام کو ہوگی۔ تمام شیطانی قوتیں پسپا ہو جائیں گی۔ اسلام کا سورج تمام دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیگا اور ہر ملک میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا بلند ہوگا۔ دوسرے سب جھنڈے سرنگوں ہو جائیں گے۔

یہ (روحانی) جنگ شروع ہو چکی ہے۔ اس جنگ کو جیتنے کے لئے ہمیں کہا گیا ہے کہ تم اپنی جانوں کو اور اپنے مالوں کو اور اپنی اولادوں کو غرض ہر اُس چیز کو جو تمہاری طرف منسوب ہوتی ہے اور تم اپنے آپ کو اُس کا مالک سمجھتے ہو اُسے خدا کی راہ میں قربان کر دو تا کہ خدا کی توحید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت بنی نوع انسان کے دل میں بیٹھ جائے۔"

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

اعلانات نکاح

۱۔ مؤرخہ ۱۴ جون ۷۶ء کو مکرم برکت اللہ محمود صاحب مربی سلسلہ احمدیہ مقیم ملتان نے عزیزہ رضیہ بیگم بنت چوہدری غلام رسول صاحب مرحوم کا نکاح چوہدری منیر احمد صاحب عارف سابق مبلغ نائیجیریا کے ساتھ مبلغ دو ہزار روپے مہر پر پڑھا۔ احباب اس رشتہ کے جانبین کے لئے بابرکت ہونے کی دعا فرمائیں۔

(چوہدری) محمد طفیل صدر جماعت احمدیہ چک 124/10-R نزد جہانیاں ضلع ملتان)

۲۔ مؤرخہ ۱۶ جون ۷۶ء کو مسجد احمد فیکٹری ایریا ربوہ میں مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے میرے بیٹے رانا افتخار احمد ایم۔ اے کا نکاح مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پر ناصرہ پروین بنت چوہدری محمد شریف احمد صاحب کے ساتھ پڑھا۔ احباب و بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔

(چوہدری) عبدالرحمٰن خان محلہ قدیر آباد ملتان ابن چوہدری غلام احمد خان صاحب مرحوم ایڈووکیٹ سابق امیر جماعت پاکپتن ضلع ساہیوال)

درخواست دعا

محترم سردار مصباح الدین صاحب آف چنیوٹ شدید بیمار ہیں۔ انہیں علاج کے لئے لاہور لے جایا گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے آمین۔

ھُوَالشَّافِی

حیوانات کا علاج

کرنے کے لئے رسالہ "حیوانات کی امراض" دس پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر حاصل کریں۔ اس رسالہ میں اُپھارہ۔ گل گھوٹو وغیرہ کی اکسیروں کے خواص اور دیگر قیمتی معلومات درج ہیں۔

کیور ویو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ

ہیڈ آفس ربوہ۔ فون ۶۰۶/۶۰۷

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

محترمہ زینب بی بی صاحبہ اہلیہ محترم حاجی محمد فاضل صاحب مرحوم وفات پا گئیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ خاکسار کی والدہ ماجدہ اور محترم حاجی محمد فاضل صاحب مرحوم کی اہلیہ محترمہ زینب بی بی صاحبہ جو کہ اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے تھیں ۱۹ جون بروز ہفتہ صبح ساڑھے چھ بجے بعمر قریباً نوے سال اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اسی روز بعد نماز مغرب حسب ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد موصیہ ہونے کی وجہ سے مقبرہ بہشتی ربوہ کے قطعہ صحابہ میں دفن ہوئیں۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے ہی اجتماعی دعا کرائی۔

مرحومہ بہت نیک، دعاگو اور عابدہ زاہدہ خاتون تھیں۔ عمر بھر بچوں کو قرآن مجید پڑھاتی رہیں۔ سلسلہ کی جملہ مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی رہیں۔ مرحومہ محترم مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور کے والد ماجد حضرت مولوی محمد عبداللہ صاحب بوتالوی رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ تھیں۔ دو بیٹے مکرم مولوی محمد اعظم صاحب بوتالوی اور خاکسار محمد عابد عادل اور بہت سے پوتے پوتیاں آپ کی یادگار ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے، اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

(محمد عابد عادل ایمونیشن ڈپو۔ نیاز بیگ (ڈاکخانہ ایڈونٹ پورہ) لاہور)

شکریۂ احباب

پچھلے دنوں ہمارا جوان سال بیٹا فوت ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ہم سب کی رنج و غم اور حزن و ملال کے باعث طبیعت بے چین تھی لیکن بے شمار احباب جماعت اور مخلصین کے انتہائی پُرخلوص اظہار تعزیت نے ہمارے غم کو کافی حد تک ہلکا کیا۔ ہمیں سکون قلب میسر ہوا۔ بھائیوں، عزیزوں اور دوستوں کی یہ غمخواری یقیناً قابل قدر ہے جس کے لئے ہم اُن سب کے دلی ممنون ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔

بیگم و ملک عبدالوحید سلیم 788/N کلانور ہاؤس پونچھ روڈ۔ سمن آباد۔ لاہور

ولادت

مؤرخہ ۱۲ مئی ۷۶ء بروز بدھ اللہ تعالیٰ نے مکرم برادرم نذیر احمد صاحب ناصر ولد ملک محمد بوٹا صاحب مرحوم محلہ دارالنصر شرقی ربوہ کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ جو محترم ملک محمد بوٹا صاحب مرحوم کی پوتی اور محترم میاں محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم آف کنجاہ ضلع گجرات کی نواسی ہے۔ بچی کا نام امۃ العلی بشریٰ تجویز کیا گیا ہے۔

احباب کرام اور بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صالحہ اور خادمہ دین بنائے۔

(مرزا ممتاز احمد دفتر امانت تحریک جدید ربوہ)

مطب

اپنی جملہ طبی ضروریات اور طبی مشورہ کے لئے ہمارے شفاخانہ اور مطب کی طرف رجوع کریں۔ اوقات صبح ۸ بجے سے ایک بجے تک، شام ۴ بجے سے ۸ بجے تک ہیں۔ باہر کے احباب مفصل حالات بیماری لکھ کر مشورہ حاصل کر سکتے ہیں۔

حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ۔ فون ۴۸۴۴